4۔ لگتا نہیں ہے دل میرا اجڑے دیار میں

بہادر شاہ ظفؔر

(1775ء۔۔۔۔1869ء)

تعارف:

بہادر شاہ خاندان مغلیہ کے آخری تاجدار تھے۔ جب انہوں نے بادشاہت سنبھالی، تو اس وقت مغلیہ اقتدار اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا۔ شاہی خاندان کا فرد ہونے کے ساتھ ساتھ انھوں نے شاعرانہ طبیعت بھی پائی تھی۔ شاعری میں سانسیں رضا اور غالب سے اصلاح لی۔ 1857 کی جنگ آزادی میں ان سے اقتدار چھن گیا۔ ان کے بیٹوں کو قتل کیا گیا اور انہیں انگریزوں نے جلاوطن کر کے رنگون میں نظربند کر دیا جہاں انہوں نے زندگی کے آخری سال انتہائی قسم بڑی میں بسر کئے رنگون میں ہی انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے۔

سوزو گداز:

بہادر شاہ ظفر کے کلیات میں تیس ہزار سے زائد شعر ہیں۔ انہوں نے تقریبا سبھی اصناف شاعری میں طبع آزمائی کی ان کی پہچان ان کی غزل ہے، جس میں سوزو گداز اور غم کے مضامین پڑھنے والوں کو متاثر کرتے ہیں۔ زبان کی صفائی اور روزمرہ کے استعمال نے ان کی غزل کو ایک خاص رنگ عطا کیا ہے۔ جس کی بدولت انہیں اردو کے اچھے غزل گو شاعروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

تصانیف بہادر شاہ ظفر کا کلیات خاصہ ضخیم ہے، جو چار واوین پر مشتمل ہے۔ کلیات ظفر میں اردو زبان کے علاوہ پنجابی اور اور پوربی زبان کے اثرات کے حامل اشعار بھی ملتے ہیں۔

مُشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اجڑے دیار	ویران بستی	آرزو	تمنا، خواہش
دراز	طویل، لمبی	صیاد	شکاری
عالم ناپائیدار	مٹ جانے والی دنیا	کنج مزار	مزار کا گوشہ
کوئے یار	محبوب کی گلی		

اشعار کی تشریح

بہادر شاہ ظفر(1775–1862)

بہادر شاہ ظفر آخری مغل بادشاہ تھے جنہیں ناکام جنگِ آزادی کے بعد انگریزوں کے ہاتھوں بے عزّت اٹھانا پڑی اور تنہائی، رنج، مصائب اور آلام سے گزرنا پڑا۔ ان کی زندگی میں سیاہ روزگار، کرب اور حزن و ملال پایا جاتا ہے۔ زندگی کے آخری ایام تنہائی کسمپرسی کے عالم میں گزارے۔ یہ غزل بھی انہی دنوں کی یادگار ہے۔ یہ عبارت ہر شعر کی تشریح سے پہلے لکھیں۔

شعر ۱۔ لگتا نہیں ہے دل میرا اجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے اپنی زندگی کی مشکلات اور مسائل سے گھبرا کر اپنی محرومی اور مجبوری کا اظہار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس اجاڑ اور ویران بستی میں میرا دل ہرگز خوش نہیں ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ دوران گردش کے جب میرے پاس سب کچھ تھا بادشاہ تھی و خلافت میں تو کسی آپ کچھ نہیں بنایا۔ اس لیے اب ایران کو ہوں میرا دل

نہیں لگتا کہتا ہے کہ آج تک اس دنیا میں کسی کا ساتھ نہیں دیا تو میرا کیوں دے گی۔ میرا دل رنج و غم سے بوجھل ہے لیکن غم بھی ایسا نہیں بتاتا کہ میں اس عالم سے جھٹکارا پا سکوں بہت پریشان اور بدحال ہوں مگر خود کو تسلی دیتے ہوئے کہتا ہوں کہ کون ہے جسے دنیا میں بتاؤ دام حاصل ہے اس دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں ہو غم سے نجات حاصل کرلے۔ یہاں ہر شخص دکھی اور پریشان ہے۔

شعر ۲۔ عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

تشریح

شاعر نے اس شعر میں اس مختصر ترین، عارضی اور بے ثبات زندگی کو ظاہر عمرِ دراز یعنی لمبی عمر کہا ہے۔ خوشی کے لمحات جلدی گزر جاتے ہیں جبکہ دکھوں اور غموں سے بھرے ہوئے دن طویل ہو جاتے ہیں۔ ہماری بظاہر طویل ہوتی ہے حقیقت میں بہت ہی عارضی مختصر ہے۔ انسان کو اپنی زندگی خواہش کرتے اور کوشی زندگی خواہش کی تکمیل کا انتظار کرتے گزار دیتا ہے۔ شاعر کا خیال ہے کے اس دنیا میں کوئی خواہش کبھی پوری نہیں ہوتی۔ موت آجاتی ہے۔ انسان کی خواہشات کبھی پوری ہوتی ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں۔

شعر ۳۔ بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ
قسمت میں قید لکھی تھی فصلِ بہار میں

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنی قسمت پر شاکر دکھائی دیتا ہے۔ شاعر ہمیشہ زندان میں کیوں رہے اور اپنے قید ہونے کے بارے میں بالکل پریشان نہیں۔ ویسے تو بلبل اپنی قید ثابت پر پریشان اور خوفزدہ رہتا ہے کیونکہ رات بھر وہ قید کو پسند نہیں کرتا مگر یہ ایسا معمول ہے جو اپنی قید ثابت پر خوف نہیں ہے اسے نہ رہائی سے گلا ہے اور نہ صیاد سے شکوہ ہے۔ اس شعر میں بلبل سے مراد شاعر کی اپنی ذات باغباں سے مراد وہ ست ہے اور صحت سے مراد قفس ہے شاعر کہتا ہے کہ مجھے، انگریزوں عزیزہ اکابر سے گلا ہے اس میں کوئی قصور نہیں اور اپنی بیماریوں کا کسی سے کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے۔ یہ سب کچھ تو قسمت ہی میں لکھا تھا۔

شعر ۴۔ ان حسرتوں سے کہہ دو کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغدار میں

تشریح:

اسے شعر میں شاعر انسان کی مختصر زندگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ انسان اس دنیا میں آتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ مختصر زندگی مانگ کر لایا تھا۔ شاعر ثابت بادشاہ، محرومی اور بے بسی کی کیفیت کا اظہار کرتے ہیں کہ میرا دل دکھوں غموں اور پریشانیوں سے بھرا پڑا ہے۔ اومیدی خواہشات کا بھی تنہا ہجوم ہے میں زخم اور داغ ہیں کہ اب یہاں مزید حسرت اور آرزو کی گنجائش نہیں ہے۔ چنانچہ ان نئی حسرتوں سے کہو کہ کوئی اور ٹھکانہ ڈھونڈیں۔ شاعر ہمیشہ پریشان ہے اور کہتا ہے کہ اب ساری خواہشیں اور تمنا ختم ہو چکی ہیں زندگی کے باقی دن کسی کی گرفتار ہیں۔

شعر ۵۔ دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہو گئی
پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کنجِ مزار میں

تشریح:

شاعر کا غم اس کی بے بسی کی منہ بولتی تصویر ہے۔ ان کی زندگی غم و درد سے بھری ہوئی تھیں اور عمر کے آخری ایام تو انہیں گن گن کر گزارنے پڑے۔ چنانچہ یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کی زندگی کی شام ہونے والی ہے۔ ہونکہ بہادر شاہ ظفر کے سامنے اپنی زندگی کی شادمانی اور آزادی ہے اس لیے اسے تنہائی اور گریز محسوس کرتے ہیں کہ اب میری زندگی کے دن ختم ہو چکے ہیں میں نے پریشانی اور تکلیف دیکھی ہیں اب ختم ہونے والی ہیں کیونکہ میری موت کا پیغام آگیا ہے موت ہی اس کے لیے نجات اور رہائی کا باعث ہے۔

شعر ۶۔ کتنا ہے بدنصیب ظفر دفن کے لیے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

تشریح:

شاعر ہمیشہ برصغیر کا بادشاہ تھا 1857ء کی جنگِ آزادی کی زبردست ناکامی کے بعد بہادر شاہ کو انگریزوں نے جلا وطن کردیا اسے ان کے آبائی قلعے سے نکال کر رنگون میں قید کردیا بدنصیب وطن کی طرح ان کی بھی یہی خواہش تھی کہ موت کے بعد ان کی آخری آرام گاہ وطن عزیز میں ہو مگر تقدیر کو یہ بھی گوارا نہ تھا۔ شاعر کہتا ہے نصیب انسان ہے کہ جس میں محبوب وطن کی محبت میں اتنی صدمے اٹھائے۔ اس کی خاطر موت کو گلے لگایا، اسے اس قابل میں دفن ہونے کے لیے تھوڑی سی جگہ بھی وطن نہ مل سکی۔ بہادر شاہ ظفر نے قسمت کی اسی ستم ظریفی کا ماتم کیا ہے۔

حل مشقی سوالات

سوال ۱: بیدار شاہ خلد کی غزل کو سامنے رکھتے ہوئے مختصر جواب دیں۔

(الف) انسان کی عمر دراز کے چار دن تصور کر لیا جائے تو وہ دن انسان دنیا کی خواہشات اپنے دل میں پیدا کرنے اور انھیں پورے کرنے میں گزار رہا ہے اور وہ دن ان خواہشات کی تکمیل کے انتظار میں گزر جاتا ہے۔

(ب) بلبل کا باغباں اور صیاد سے کیا گلہ ہے؟

جواب: بلبل کو باغباں اور صیاد سے کوئی گلہ نہیں ہے بلکہ بلبل کا گلہ یہ ہو جاتا ہے کہ باغباں اور صیاد نے اس قفس میں قید کر رکھا ہے۔ شاعر کا کہنا ہے کہ قفس تو اپنے مالکوں سے شکوے، تو ہاں شکر یادں سے بلکہ اپنے وطن سے دور، قید ہو جانا اس کی قسمت میں تھا۔

(ج) بلبل کی قسمت میں کیا لکھا تھا؟

جواب: بلبل کی قسمت میں قید اور مصیبت لکھی تھی۔

(د) شاعر اپنی حسرتوں سے کیا کہنا چاہتا ہے

جواب: اپنی حسرتوں سے، یہ کہنا چاہتا ہے کہ اب کبھی اور دل میں حوصلہ پیدا نہ کیونکہ زندگی سے بہت دل بھر چکا ہے اب مزید غم کھانے کی گنجائش نہیں ہے۔

(ہ) شاعر نے اپنے گھر کو کیا سمجھ کر گویا ہے

جواب: شاعر نے اپنے محبوب کی گلی، وطن، دل نہ ہونے کی بہ نسبت قفس کا گھر کہا ہے۔

سوال ۲: مندرجہ ذیل الفاظ اور تراکیب کے معنی لکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دیار	شہر، ملک	عالم بالا/عالم بار	عالم بالا
باغباں	مالی	فصل بہار	بہار کا موسم

گنج مزار	غربا کو گور		

سوال ۳: اعراب کی مدد سے غلط واضح کریں۔

عالم بالا، باغباں، عمر دراز، صیاد، باغباں، گنج مزار

جواب: عالم بالا، باغباں، عمر دراز، صیاد، باغباں، گنج مزار

سوال ۴: کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کا کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیے۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
اجڑے دیار	گھر کے دیار	عالم بالا/عالم بار
عمر دراز	چمن	پابند ن
آزاد	دل، باغ، دیار	انتظار
باغباں	فصل بہار	صیاد
قید	صیاد	فصل بہار

حسرتیں	انتظار	دل، باغ، دیار
دن	پابند ن	چمن
دو گز زمین	عالم بالا/عالم بار	گھر کے دیار

۵۔ مقطع میں شاعر نے کس چیز کی تمنا کی ہے؟

جواب: شاعر نے اپنے وطن کی سرزمین میں دفن ہونے کی تمنا کی ہے۔

۶۔ غزل کی اس غزل کو غور سے پڑھیں اور درج ذیل کے جواب دیں۔

(الف) اس غزل کا مقطع کیا ہے؟

جواب: اس غزل کا مقطع ہے۔

کٹھا نہیں ہے دل میرا اجڑے دیار میں

کس کی بنی ہے عالم بالا تیرے

(ب) اس غزل کا مقطع کیا ہے؟

جواب: لکھا ہے یہ نصیب غلط وطن کے لیے

دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

(ج) اس غزل کی ردیف کیا ہے؟

جواب: اس غزل کی ردیف "میں" ہے۔

(د) کوئی سے چار قافیوں کی نشاندہی کریں۔

جواب: دیار، عالم بالا، انتظار، بہار، دل، دار، دیار

۷۔ پہلے شعر میں شاعر نے اجڑے چمن، گھر کس کے لیے استعارہ استعمال کیا ہے؟

جواب: شاعر نے پہلے شعر میں اجڑے دیار کو زندگی کے لیے خصوصاً زندگی کے لیے استعارہ استعمال کیا ہے۔

۸۔ مقطع میں شاعر نے "دو گز زمین" کا کنایہ کس کے لیے استعمال کیا ہے؟

جواب: شاعر نے "دو گز زمین" کا کنایہ کوئے یار بھی اپنے وطن کے لئے استعمال کیا ہے۔

۹۔ اس غزل کا کون سا شعر بہتر ہے؟ بہتر ہونے کی وجہ بھی لکھیں۔

جواب: مجھے اس غزل کا یہ شعر بہتر لگا ہے کیونکہ اس شعر میں زندگی کی حقیقت بھی بیان کی اور مایوسی کا ذکر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے رنج و الم کے حالتے کا بھی ذکر ہے۔

۱۰۔ متن کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے جملے مکمل کریں۔

جواب: (الف) کس کی یاد سے بلبل کا دل باغ باغ ہے

(ب) دو گز زمین کہ گئے دو انتظار میں

(ج) بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ

(د) بلبل کے بال و پر ہوا سے گئے کترے